



سوال

تارک نماز کی نماز جنازہ درست نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میت تارک نماز ہو یا اس کی نماز ترک کرنے میں شک ہو یا اس کا حال مجہول ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس کے وارثوں کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس کی نماز جنازہ کے لیے اہتمام کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ بے نماز فوت ہوا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں اور نہ اس کے اہل خانہ کے لیے حلال ہے کہ وہ اسے مسلمانوں کے سامنے نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے پیش کریں کیونکہ وہ کافر ہے اور اسلام سے مرتد ہے۔ اس کے بارے میں واجب یہ ہے کہ قبرستان کے علاوہ کسی دوسری جگہ گڈھا کھود کر اسے اس میں پھینک دیا جائے اور اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے کیونکہ ایسے شخص کے اعزاز و اکرام کی کوئی ضرورت نہیں، اور عزت کا کیا سوال؟ اسے تو روز قیامت فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف جیسے بڑے بڑے کافروں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

جس مسلمان کا حال معلوم نہ ہو پائے یا اس کی حالت مشکوک ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی کیونکہ اصلاً وہ مسلمان ہے حتیٰ کہ اس بات کی وضاحت ہو جائے کہ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اگر کسی میت کے بارے میں انسان کو شک و شبہ ہو تو پھر استثنائی انداز میں دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں مثلاً: وہ اس طرح دعا کر سکتا ہے کہ اے اللہ اگر یہ مومن تھا تو تو اسے معاف فرما دے اور اس پر رحم و کرم کا معاملہ فرما کیونکہ دعا میں استثنائاً ثابت ہے مثلاً جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تممت لگائیں اور چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو وہ لعان کرتے ہوئے پانچویں بار یہ کہیں گے:

أَنْ لَعَنْتَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَذِبِينَ ۚ ... سورة النور

”اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت۔“

اور عورت پانچویں بار یہ کہے:

أَنْ غَضَبْتُ اللَّهُ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۙ ... سورة النور



”اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب (نازل ہو)۔“

ہذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 337